سوال

(173)چرمہائے قربانی کا صحیح مصرف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے عبدالطیف سوال کرتے ہیں کہ چرمہائے قربانی کا صحیح مصرف کیا ہے کیا انہیں جہادفنڈ میں دیا جاسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سو اونٹ ذبح کیا تھا اوران کی کھالوں کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تھا کہ ان کی جلیں اور کھالیں صدقہ کردی جائیں ۔ (صحیح بخاری : کتاب الحج)

اس کی مزید وضاحت صحیح مسلم میں بایں الفاظ وارد ہے : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں کی دیکھ بھال کریں نیز ان کا گوشت کھالیں اور جلیں مساکین میں تقسیم کردیں اور قصاب کر بطور اجرت ان کھالوں سے کچھ نہ دیں ۔ (صحیح مسلم : 1/424)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھالوں کا بہترین مصرف اپنے علاقے کے غرابا اور مساکین ہیں دیگر مصارف زکوۃ کے بجائے انہی کو دی جائیں دینی مدارس کے طلبا پر بھی خرچ کی جا سکتی ہیں مقامی لائبریریوں کی توسیع یا مساجد کی تعمیر وترقی میں انہیں خرچ نہیں کرنا چاہیے اورنہ ہی جہاد فنڈ میں دینی چاہئیں ۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کھالو ں اور فطرانہ وغیرہ کو جہاد فنڈ میں نہیں دیا جاتا تھا بلکہ اپنی گرہ سے جہاد فنڈ کو مضبوط کرنا چاہیے اس مقام پر یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ مجلہ الدعوہ نے ایک دفعہ میرے نام سے "قربانی کے احکام ایک نظر میں شائع کیے تھے جس میں لکھا تھا کہ قربانی کی کھال یا اس کی قیمت فقرامساکین طالبان دین اور مجاہدین کو دینی چاہیے میرے الفاظ میں طالبان دین اور مجا ہدین کا اضافہ کرکے خیانت کی گئی ہے میں نے صرف یہ لکھا تھا کہ قربانی کی کھال یا اس کی قیمت فقرا اور مساکین کو دینی چاہیے ،(ملاحظہ ہو احکام صیام ومسائل عیدین وآداب قربا نی 117)

قربانی کی کھال سے قربانی کرنے والا خود بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کا مصلیٰ وغیرہ بنا کر اپنے اسرعمال میں لا سکتا ہے اسے فروخت کرکے اس کی قیمت اپنے ذاتی استعمال میں درست نہیں ہے اورنہ ہی اس کھال کو اجرت کے عوض دینا چاہیے بلکہ قصاب کو مزدوری اپنی گرہ سے دینی چاہیے جیسا کہ حدیث بالا سے واضح ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث](#)

جلد:1 صفحہ:199